

اضافہ اور کہیں سے استفادہ کرے اور وہ بغیر فکر و تامل کے ہر چیز کا اندازہ مقرر کرنے والا ہے۔ نہ اسے تاریکیاں ڈھانپتی ہیں، نہ وہ روشنیوں سے کسب ضیاء کرتا ہے، نہ رات اسے گھیرتی ہے، نہ (دن کی) گردشوں کا اس پر گزر ہوتا ہے اور اس کا جاننا بوجھنا آنکھوں کے ذریعہ سے نہیں اور نہ اس کا علم دوسروں کے بتانے پر منحصر ہے۔

[اسی خطبہ میں نبی ﷺ کا ذکر فرمایا ہے]

اللہ نے انہیں روشنی کے ساتھ بھیجا اور انتخاب کی منزل میں سب سے آگے رکھا تو ان کے ذریعہ سے تمام پراگندگیوں اور پریشانیوں کو دور کیا اور غلبہ پانے والوں پر تسلط جمالیا، مشکوں کو سہل اور دشواریوں کو آسان بنایا، یہاں تک کہ دائیں بائیں (افراط و تفریط) کی سمتوں سے گمراہی کو دور ہٹایا۔

--☆☆--

خطبہ (۲۱۲)

میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ ایسا عادل ہے کہ جس نے عدل ہی کی راہ اختیار کی ہے اور ایسا حکم ہے جو (حق و باطل کو) الگ الگ کر دیتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ و رسول اور بندوں کے سید و سردار ہیں۔ شروع سے انسانی نسل میں جہاں جہاں پر سے شاخیں الگ ہوئیں، ہر منزل میں وہ شاخ جس میں اللہ نے آپؐ کو قرار دیا تھا دوسری شاخوں سے بہتر ہی تھی۔ آپؐ کے نسب میں کسی بدکار کا سا جھا اور کسی فاسق کی شرکت نہیں۔

دیکھو! اللہ نے بھلائی کیلئے اہل حق کیلئے ستون اور اطاعت کیلئے سامان حفاظت مہیا کیا ہے۔ ہر اطاعت کے موقعہ پر تمہارے لئے اللہ کی طرف سے نصرت و تائید، دستگیری کیلئے موجود ہوتی ہے (جس کو) اس نے زبانوں سے ادا کیا ہے اور اس سے دلوں کو ڈھارس دی

الْمُقَدَّرِ لِجَمِيعِ الْأُمُورِ بِأَلَا رَوِيَّةٍ وَلَا ضَمِيرٍ،
الَّذِي لَا تَغْشَاهُ الظُّلْمُ، وَلَا يَسْتَضِيءُ
بِالْأَنْوَارِ، وَلَا يَزْهَقُهُ لَيْلٌ، وَلَا يَجْرِي
عَلَيْهِ نَهَارٌ، لَيْسَ إِدْرَاكُهُ بِالْبَصَارِ، وَلَا
عِلْمُهُ بِالْإِخْبَارِ.

[مَنْهَا: فِي ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ]:

أَرْسَلَهُ بِالضِّيَاءِ، وَ قَدَّمَهُ فِي
الْإِصْطِفَاءِ، فَرَتَّقَ بِهِ الْمَفَاتِقَ،
وَ سَاوَرَ بِهِ الْمُعَالِبَ، وَ ذَلَّلَ بِهِ الصُّعُوبَةَ، وَ
سَهَّلَ بِهِ الْحَزُونََ، حَتَّى سَرَّحَ الضَّلَالَ،
عَنْ يَمِينٍ وَ شِمَالٍ.

-----☆☆-----

(۲۱۲) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَدْلٌ عَدَلٌ،
وَ حَكَمٌ فَصَلٌ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ،
وَ سَيِّدُ عِبَادِهِ، كُلَّمَا نَسَخَ اللَّهُ الْخَلْقَ
فِرْقَتَيْنِ جَعَلَهُ فِي خَيْرِهِمَا،
لَمْ يُسْهِمْ فِيهِ عَاهِرٌ، وَ لَا ضَرْبٌ
فِيهِ فَاجِرٌ.

أَلَا وَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَ لِلْخَيْرِ أَهْلًا،
وَ لِلْحَقِّ دَعَائِمًا، وَ لِلطَّاعَةِ عِصْمًا.
وَ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ كُلِّ طَاعَةٍ عَوْنًا مِنَ
اللَّهِ يَقُولُ عَلَى الْأَلْسِنَةِ، وَ يُبَيِّنُ

ہے۔ اس میں بے نیازی چاہنے والے کیلئے بے نیازی اور شفا چاہنے والوں کیلئے شفا ہے۔

تمہیں جاننا چاہیے کہ اللہ کے وہ بندے جو علم الہی کے امانتدار ہیں وہ محفوظ چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے چشموں کو (تشنگان علم و معارف کیلئے) بہاتے ہیں، ایک دوسرے کی (اعانت کیلئے) باہم ملتے ملتاتے ہیں اور خلوص و محبت سے میل ملاقات کرتے ہیں اور (علم و حکمت کے) سیراب کرنے والے ساغروں سے چھک کر سیراب ہوتے ہیں اور سیراب ہو کر (سرچشمہ علم سے) پلٹتے ہیں۔ ان میں شک و شبہ کا شائبہ نہیں ہوتا اور غیبت کا گز نہیں ہوتا۔

اللہ نے ان کے پاکیزہ اخلاق کو ان کی طینت و فطرت میں سمودیا ہے۔ انہی خوبیوں کی بنا پر وہ آپس میں محبت و انس رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملتے ملتاتے ہیں۔ وہ لوگوں میں اس طرح نمایاں ہیں جس طرح (بیجوں) میں صاف ستھرے بیج کہ (اچھے دانوں کو) لے لیا جاتا ہے اور (بروں کو) پھینک دیا جاتا ہے۔ اس صفائی و پاکیزگی نے انہیں چھانٹ اور پرکھنے سے نکھار دیا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ ان اوصاف کی پذیرائی سے اپنے لئے شرف و عزت قبول کرے اور قیامت کے وارد ہونے سے پہلے اس سے ہر اسماں رہے اور اسے چاہیے کہ وہ (زندگی کے) مختصر دنوں اور اس گھر کے ٹھوڑے سے قیام میں کہ جو بس اتنا ہے کہ اس کو آخرت کے گھر سے بدل لے، آنکھیں کھولے (اور غفلت میں نہ پڑے) اور اپنی جائے بازگشت اور منزل آخرت کے جانے پہچانے ہوئے مرحلوں (قبر، برزخ، حشر) کیلئے نیک اعمال کر لے۔

مبارک ہو اس پاک و پاکیزہ دل والے کو کہ جو ہدایت کرنے والے کی پیروی اور تباہی میں ڈالنے والے سے کنارہ کرتا ہے اور

الْأَفْعِدَّةَ، فِيهِ كِفَاءٌ لِّمُكْتَفٍ، وَ شِفَاءٌ لِّمُسْتَفٍ.

وَ اعْلَمُوا أَنَّ عِبَادَ اللَّهِ الْمُسْتَحْفَظِينَ عِلْمَهُ، يَصُونُونَ مَصُونَهُ، وَ يُفَجِّرُونَ عِيُونَهُ، يَتَوَاصِلُونَ بِأَوْلِيَايَةِ، وَ يَتَلَقَّوْنَ بِالْمَحَبَّةِ، وَ يَتَسَاقَوْنَ بِكَاسِ رَوْيَةٍ، وَ يَصْدُرُونَ بِرِيَّةٍ، لَا تَشُوبُهُمُ الرِّيْبَةُ، وَ لَا تُسْرِعُ فِيهِمُ الْغَيْبَةُ.

عَلَى ذَلِكَ عَقَدَ خَلْقَهُمْ وَ أَخْلَاقَهُمْ، فَعَلَيْهِ يَتَحَابُّونَ، وَ بِهِ يَتَوَاصِلُونَ، فَكَانُوا كَتَفَاضِلِ الْبَدْرِ يُنْتَفَى، فَيُوْخَذُ مِنْهُ وَ يُلْفَى، قَدْ مَيَّزَهُ التَّخْلِيصُ، وَ هَدَّاهُ التَّنْحِيصُ.

فَلْيَقْبَلِ امْرُؤٌ كَرَامَةً بِقَبُولِهَا، وَ لِيُحْدَرْ قَارِعَةً قَبْلَ حُلُولِهَا، وَ لِيَنْظُرِ امْرُؤٌ فِي قَصِيرِ أَيَّامِهِ، وَ قَلِيلِ مُقَامِهِ، فِي مَنْزِلٍ حَتَّى يَسْتَبْدِلَ بِهِ مَنْزِلًا، فَلْيَصْنَعْ لِيَتَحَوَّلَ بِهِ، وَ مَعَارِفٍ مُنْتَقَلَهُ.

فَطُوبَى لِمَنْ لَدَى قَلْبٍ سَلِيمٍ، أَطَاعَ مَنْ يَهْدِيهِ، وَ تَجَنَّبَ مَنْ يُرْدِيهِ،

دیدہ بصیرت میں جلا بخشنے والے کی روشنی اور ہدایت کرنے والے کے حکم کی فرمانبرداری سے سلامتی کی راہ پالیتا ہے اور ہدایت کے دروازوں کے بند اور وسائل و ذرائع کے قطع ہونے سے پہلے ہدایت کی طرف بڑھ جاتا ہے، توبہ کا دروازہ کھلواتا ہے اور (پھر) گناہ کا دھبہ اپنے دامن سے چھڑاتا ہے۔ وہ سیدھے راستے پر کھڑا کر دیا گیا ہے اور واضح راہ سے بتادی گئی ہے۔

--☆☆--

خطبہ (۲۱۳)

امیر المؤمنین کے وہ دعائیہ کلمات جو اکثر آپ کی زبان پر جاری رہتے تھے تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے مجھے اس حالت میں رکھا کہ نہ مردہ ہوں، نہ بیمار، نہ میری رگوں پر برص کے جراثیم کا حملہ ہوا ہے، نہ برے اعمال (کے نتائج) میں گرفتار ہوں، نہ بے اولاد ہوں، نہ دین سے برگشتہ، نہ اپنے پروردگار کا منکر ہوں اور نہ ایمان سے متوحش، نہ میری عقل میں فتور آیا ہے اور نہ پہلی اُمتوں کے سے عذاب میں مبتلا ہوں۔ میں اس کا بے اختیار بندہ اور اپنے نفس پرستم ران ہوں۔ (اے اللہ!) تیری جنت مجھ پر تمام ہو چکی ہے اور میرے لئے اب عذر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ خدایا! مجھ میں کسی چیز کے حاصل کرنے کی قوت نہیں سوا اس کے کہ جو تو مجھے عطا کر دے اور کسی چیز سے بچنے کی سکت نہیں سوائے اس کے کہ جس سے تو مجھے بچائے رکھے۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں کہ تیری ثروت کے باوجود فقیر و تہی دست رہوں یا تیری رہنمائی کے ہوتے ہوئے بھٹک جاؤں یا تیری سلطنت میں رہتے ہوئے ستایا جاؤں یا ذلیل کیا جاؤں، جبکہ تمام اختیارات تجھے حاصل ہیں۔

خدایا! میری ان نفس چیزوں میں جنہیں تو چھین لے گا،

وَ أَصَابَ سَبِيلَ السَّلَامَةِ بِبَصَرٍ
مَنْ بَصَرَهُ، وَ طَاعَةَ هَادٍ أَمْرَهُ،
وَ بَادَرَ الْهُدَى قَبْلَ أَنْ تُغْلَقَ أَبْوَابُهُ، وَ
تُقَطَعَ أَسْبَابُهُ، وَ اسْتَفْتَحَ التَّوْبَةَ، وَ أَمَاطَ
الْحَوْبَةَ، فَقَدْ أُقِيمَ عَلَى الطَّرِيقِ، وَ هُدِيَ
نَهْجَ السَّبِيلِ.

-----☆☆-----

(۲۱۳) وَمِنْ دُعَائِهِ

كَانَ يَدْعُو بِهِ غَالِبًا كَثِيرًا
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُصْبِحْ بِي مَيِّتًا وَلَا
سَقِيمًا، وَلَا مَضْرُوبًا عَلَى عُرْوَتِي بِسَوْءٍ،
وَلَا مَأْخُوذًا بِأَسْوَأِ عَمَلِي، وَلَا مَقْطُوعًا
دَابِرِي، وَلَا مُرْتَدًّا عَن دِينِي،
وَلَا مُنْكَرًا لِرَبِّي، وَلَا مُسْتَوْحِشًا مِّنْ
إِيْبَانِي، وَلَا مُلْتَبِسًا عَقْلِي، وَلَا مُعَذَّبًا
بِعَذَابِ الْأَمَمِ مِنْ قَبْلِي. أَصْبَحْتُ عَبْدًا
مَمْلُوكًا ظَالِمًا لِنَفْسِي، لَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ وَ لَا
حُجَّةَ لِي. وَ لَا اسْتَطْبِعُ أَنْ أُخَذَ إِلَّا مَا
أَعْطَيْتَنِي، وَ لَا اتَّقَى إِلَّا مَا وَقَيْتَنِي.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَفْتَقَرَ
فِي غِنَاكَ، أَوْ أَضِلَّ فِي هُدَاكَ،
أَوْ أُضَامَرَ فِي سُلْطَانِكَ، أَوْ أُضْطَهَدَ
وَ الْأَمْرُ لَكَ!

اللَّهُمَّ اجْعَلْ نَفْسِي أَوْلَ كَرِيمَةٍ